بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

گورنر پنجاب

محترمہ فردوس عاشق اعوان صاحبہ، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات

جناب مکرم حمید ہارون صاحب صدر APNS

جناب ممتاز طاہر صاحب

اور ملک کے چاروں صوبوں سے آئے قابل قدر مندوبین اور خواتین وحضرات!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکات:

میں APNS کے اس ریجنل پریس کنونشن کے منتظمین کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اِس تقریب میں شرکت اور ملک کے چاروں صوبوں سے آئے ہوئے علاقائی اخبارات کے ایڈیٹرز اور مالکان کے سامنے اظہارِ خیال کا موقع فراہم کیا۔ صحافت کے ایک طالبِ علم اور ایک ایسے سیاسی کارکن کی حیثیت سے، جس کا سیاسی تاریخی سفر ملتان ضلع کونسل کی چیئرمین شپ سے شروع ہوا، میں چھوٹے اور بڑے تمام اخبارات وجرائد کے ملکی ترقی میں ہمہ جہت کردار کا معترف ہوں۔ اور میں نے ہمیشہ ہی اپنے آپ کو صحافیوں اور ذرائعِ ابلاغ کے نمائندوں کے درمیان آسودہ اور مطمئن پایا ہے۔ اس آسودگی اور اطمینان کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ شہید محترمہ بےنظیر بھٹو کی قیادت میں پاکستان کے عوام کے حقوق اور ملک میں آئین اور قانون کی حکمرانی کی جو جنگ ہم نے لڑی ہے، اُس میں آپ لوگ ہی ہمارا ہراول دستہ تھے۔ اور اب جب کہ ملک میں جمہوریت بحال ہوچکی ہے، ہم آپ کو جمہوریت کے استحکام کیلئے ناگزیر سمجھتے ہیں۔ میں اس بات پر مکمل یقین رکھتا ہوں کہ آزاد، خودمختار اور مضبوط میڈیا اِس ملک میں جمہوریت کے استحکام اور جمہوری قدروں کے فروغ کیلئے ازحد ضروری ہے۔

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی اس ملک کی وہ واحد سیاسی جماعت ہے جس نے ہمیشہ صحافت

کی آزادی کا علم بلند کیا ہے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو اور شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی ان تھک سیاسی جدوجہد اس حقیقت کی غماز ہے کہ ان دو عظیم لیڈرز کی سوچ اور اپروچ (APPROACH) ہی پاکستان میں ذرائع ابلاغ کو اس وقت حاصل ہونے والی آزادی کی بنیاد ہے۔ اور میں اس بات کو بھی آپ کے سامنے بیان کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کہ ہماری حکومت نے بھی صحافت کی آزادی کی اُسی اعلیٰ روایت کو نہ صرف برقرار رکھا ہے بلکہ اسے مزید پروان چڑھایا ہے، جس کو حقیقی معنوں میں اس ملک میں متعارف کروانے اور جس کی آبیاری کرنے کا سہرا پاکستان پیپلز پارٹی کے شہید قائدین کے سَر جاتا ہے۔ ہماری حکومت کے اولین فیصلوں میں سے ایک بدنام زمانہ پاکستان میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی آرڈیننس 2007 کو منسوخ کرنا اور میڈیا کی آزادی کو بحال کرنا تھا۔ آپ کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ میں نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے بعد فلور آف دی ہاؤس پر کھڑے ہو کر جو چند بڑے اعلانات کئے تھے، ان میں سے ایک میڈیا کے کالے قوانین کا خاتمے کا اعلان تھا۔

خواتین و حضرات!

ہماری حکومت کا تین سالہ ٹریک ریکارڈ (TRACK RECORD) اس بات کا گواہ ہے کہ ہم نے ذرائعِ ابلاغ کی آزادی کو محض ایک نعرہ نہیں، بلکہ ایک حقیقت کا روپ دیا ہے۔ ہماری حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ہر اُس اقدام کی حوصلہ افزائی کی ہے جو پاکستانی عوام میں امید، جرأت اور اعتماد پیدا کرنے کا محرک بن سکتا تھا۔ ہم نے تنقید کو کھلے دل کے ساتھ برداشت کیا ہے۔ ہم نے میڈیا کیلئے رضاکارانہ ضابطۂ اخلاق کے ذریعے سیلف ریگولیشن (SELF REGULATION) کے تصور کو فروغ دیا ہے۔ آپ سب لوگ اس بات کی گواہی دینگے کہ ہم نے میڈیا قوانین میں اگر کوئی ترامیم کی ہیں تو وہ اُس کے پاؤں میں زنجیر ڈالنے کیلئے نہیں بلکہ اُسے حقیقی معنوں میں آزاد، فعال اور مؤثر بنانے کیلئے کی ہیں۔ ہمارے تین سالہ دورِ اقتدار میں اب تک وزارتِ اطلاعات و نشریات میڈیا کو ریگولیٹ (REGULATE) کرنے کا مرکز بننے کی بجائے اہم قومی اور ملکی امور میں عوامی شعور بیدار

کرنے اور اتفاقِ رائے پیدا کرنے کا مرکز رہی ہے۔ وتیج بورڈ ایوارڈ پر سہ فریقی کمیشن کا قیام، فرائض کی بجا آوری کے دوران شہید ہونے والے صحافیوں کے خاندانوں کیلئے مالی امداد کے فنڈ کی تشکیل، اسلام آباد میں شہید محترمہ بے نظیر بھٹو میڈیا یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ، اخبارات کو عرصے سے واجب الادا سرکاری اشتہارات کے بلز کی ادائیگی، ملک کے تمام پریس کلبز کو فراخ دلانہ فنڈز کی فراہمی اور آزادیٔ صحافت کیلئے کام کرنے والے تمام اداروں اور تنظیموں کی حوصلہ افزائی ہماری حکومت کے چنداور بڑے کارنامے ہیں جن پر ہم بجاطور پر فخر کر سکتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

مجھے احساس ہے کہ میں آج جس فورم سے مخاطب ہوں، اُس کے مسائل اور حکومت سے توقعات بالکل مختلف قسم کی ہیں۔ مجھے اس بات کا بخوبی ادراک ہے کہ جمہوری اداروں کی مضبوطی اور استحکام کیلئے جہاں قومی اخبارات وجرائد کا کردار بہت اہم ہے، وہاں علاقائی اخبارات کے کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے اس بات کا بھی ادراک ہے کہ علاقائی اخبارات اپنے محدود وسائل کے ساتھ ریجنل ٹیلنٹ کی پروموشن(PROMOTION) اور ریجنل ایشوز(ISSUES) اور مسائل کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ سرکاری اشتہارات اور پرائیویٹ بزنس کا ایک بڑا حصہ بڑے اخبارات کو ہی ملتا ہے اور علاقائی اخبارات بڑی بھاگ دوڑ کے بعد بھی اپنا جائز حصہ بھی شاید مشکل سے حاصل کر پاتے ہیں۔ چنانچہ آج اس فورم پر میں وزارتِ اطلاعات ونشریات کو اطلاعات ونشریات کی وفاقی وزیر محترمہ فردوس عاشق اعوان کی وساطت سے یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ علاقائی اخبارات کیلئے اشتہارات کے 25% کوٹہ کے معاملہ کو ہمدردی کے ساتھ دیکھیں اور اگر عملدرآمد کے مرحلہ میں کہیں کمزوری ہے تو تمام سٹیک ہولڈرز(STAKEHOLDERS) کو اعتماد میں لیکر ایسا قابلِ عمل طریقہ کار بنائیں جس سے علاقائی اخبارات کو اُن کا جائز حق مل سکے۔ مجھے صحافت کے ایک طالبِ علم کی حیثیت سے اس بات کا بھی ادراک ہے کہ مسابقت کے اس دور میں علاقائی اخبارات کا ایک بڑا مسئلہ اپنے اخبارات کی کوالٹی کو بڑے قومی

اخبارات کے برابر لانا ہے۔ میں وزارت اطلاعات اور نشریات کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس ضمن میں معاملات کا جائزہ لے اور کوئی مثبت تجویز پیش کرے۔ میں وزارتِ اطلاعات ونشریات کو یہ بھی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ علاقائی اخبارات میں کام کرنے والے صحافیوں کی پیشہ ورانہ مہارت اور استعداد میں اضافہ لانے کیلئے اپنے وسائل سے ان صحافیوں کی ٹریننگ کیلئے ورکشاپس بھی منعقد کرائے۔

خواتین وحضرات!

میں آپ سب لوگوں سے یہ توقع کرتا ہوں کہ کہ آپ قومی اتفاق رائے پیدا کرنے اور دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے چیلنجز سے نمٹنے کیلئے اپنا کردار بخوبی ادا کرینگے۔اس وقت پاکستان جن مشکل حالات سے گزر رہا ہے، وہ حالات قوم کو انتشار کی طرف دھکیلنے کی بجائے اسے ایک متفقہ سوچ پر اکھٹا کرنیکے متقاضی ہیں۔ میں اس بات پر مکمل یقین رکھتا ہوں کہ Nation and press rise & fall together۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری حکومت اخباری صنعت اور صحافتی کارکنوں کے مسائل کو حل کرنے کیلئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائے گی۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سے یہ بھی توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی قومی اور علاقائی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا کرینگے اور اُن اعلیٰ صحافتی اقدار پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے جن پر عمل پیرا ہونے کی اس وقت ہمیں من حیث القوم ضرورت ہے۔ آیئے ہم یہ عہد کریں کہ وطنِ عزیز کی ترقی اور اپنے عوام کی خوش حالی کیلئے ہم اپنے فرائض دیانت داری، تن دہی اور حب الوطنی کے ساتھ ادا کرینگے۔

پاکستان پائیندہ باد!